Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

خطبہ نمبر ۱۰

روزنامہ

الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ روپے

فی پرچہ ۱؍

۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۵ امان ۱۳۳۰ ہش ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء	نمبر ۷۲

ارجنٹائن میں ایٹم کا تجرباتی دھماکہ

لندن ۲۴ مارچ۔ کل ارجنٹائن میں ارجنٹائن سے جنوب میں ایک جزیرے میں خود ارجنٹائن کے تیار کردہ ایٹم بم کا تجرباتی دھماکہ سننے میں آیا۔ ارجنٹائن کے اسی کام پر مامور ایک پروفیسر نے کل پریس کانفرنس میں اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ یہ ایٹم بم خالص یورینیم سے بنانے کی بجائے ایسی خام اشیا سے بنایا گیا ہے۔ جو ارجنٹائن میں بآسانی میسر آسکتی تھیں۔

ہم پاکستان کے ساتھ دوستی جاری رکھینگے

ملبورن ۲۴ مارچ۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر مینزز نے کہا۔ ہم ہر حالت میں پاکستان کے ساتھ دوستی نباہیں گے۔

نزدیک و دور سے

بغداد ۲۴ مارچ عراقی اخباروں نے ایرانی تیل سے متعلق خبروں کو نمایاں جگہ دینی شروع کردی ہے۔ بکہ سابق وزیر عدل مسٹر حسین الجمیل نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ حقوق حاصل کرنے کے لئے سیاسی حربہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور "الاخبار" نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ایرانی پارلیمنٹ کے فیصلے سے دوسری کمپنیوں کو متنبہ ہو جانا چاہیئے۔

بغداد ۲۴ مارچ۔ بن یہودیوں نے عراقی قومیت ترک کرکے اسرائیل جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی روزانہ تعداد ۷۵۰ ہے کسی یہودی کو بھی جاتے وقت کسی قسم کا اسباب ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کی رو سے لاہور کارپوریشن اور لاہور چھاؤنی کے علاقے میں پبلک جلسے اور پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے اجتماع کو ممنوع قرار دیا ہے۔ سوائے اس کے کہ ان کی پیشں از وقت تحریری اجازت حاصل کر لی جائے۔ یہ حکم مذہبی اجتماع نمازوں۔ جنازوں۔ ماتمی جلوسوں یا فوج اور پولیس فورس پر عائد نہیں ہوگا۔

وائنا ۲۴ مارچ۔ آسٹریا کے روسی منطقہ میں یوکرین کا سوویٹ مخالف پروپیگنڈا گشت کر رہا ہے۔ "دکمانڈ انوا" اور دوسری کا روسی فوجی عمارتوں کے باہر یوکرینی اور روسی زبانوں میں چھپے ہوئے اشتہار پائے گئے ہیں۔

استنبول ۲۴ مارچ۔ ترکی میں جمہوریہ کے قیام کے بعد پہلی دفعہ ترکی کے یہودی اسکولوں میں طلبا کو ان کے مذہب کی بھی تعلیم دی جانے لگی ہے۔

برلن ۲۴ مارچ۔ شام کے سابق وزیر دفاع السید احمد نے جیل خانہ میں بھوک ہڑتال شروع کردی ہے۔ انہیں شام کے ڈپٹی چیف آف سٹاف کرنل ادیب

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ مارچ۔ نواب عبید اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج زیادہ خراب ہے۔ ضعف بہت ہے۔ اور پسینے آرہے ہیں۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کراچی ۲۴ مارچ۔ آج سندھ کی نئی کابینہ حلف وفاداری نہ اٹھا سکی۔ اب یہ تقریب کل انجام پائے گی۔

کراچی ۲۴ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی نے حکومت کے ۸ کروڑ کے ضمنی مطالبات منظور کر لئے۔

پارلیمنٹ میں بجٹ پر عام بحث ختم ہوگئی

پاکستان کے دونوں حصوں میں غذائی صورت حال نہایت اطمینان بخش ہے

(عبد الستار)

کراچی ۲۴ مارچ۔ آج مرکزی پارلیمنٹ میں بجٹ پر عام بحث ختم ہوگئی۔ آج وزیر خزانہ وزیر خوراک۔ وزیر مواصلات۔ وزیر مہاجرین اور وزیر تجارت نے ارکان اسمبلی کے اعتراضات کے کافی وشافی جواب دیئے۔ اور حقائق و اعداد وشمار سے بتایا۔ کہ پاکستان نے ہر شعبے میں نمایاں ترقی کی ہے۔ وزیر خزانہ اور وزیر خوراک نے اعداد وشمار کی روشنی میں بتایا کہ ترقی کی سکیموں کے سلسلے میں سب سے بڑا حصہ مشرقی بنگال ہی پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مشرقی بنگال کے ارکان سے کہا۔ کہ وہ مسلم لیگی حکومت کے مخالفوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے اس بات کا جائزہ لیں۔ کہ تقسیم کے بعد اس صوبے نے کس قدر ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا۔ صوبوں پر اسکی آبادی یا آمد کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس لحاظ سے خرچ کیا جاتا ہے۔ کہ کسی صوبے کو کس شعبے میں کتنی احتیاج ہے۔ ورنہ مشرقی بنگال اس وقت صرف ۲۳ فی صدی مالیہ دیتا ہے۔ اور اس پر اس وقت بھی مرکز جو خرچ کر رہا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ وزیر خوراک نے اس امر کا اعلان بھی کیا۔ کہ گو بجٹ میں صرف ۵۰ ہزار کی رقم زرعی سکیموں کے لئے ہے۔ لیکن مرکز صوبائی زرعی سکیموں کے لئے اس سے چوگنی رقم منظور کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ آپ نے اعلان کیا کہ اس وقت پاکستان کے دونوں حصوں میں غذائی صورت حال نہایت اطمینان بخش ہے۔ اناج پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ حکومت کے پاس اناج کے کافی ذخیرے موجود ہیں۔ موجودہ فصل بھی اچھی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال پر پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ وہاں اب اناج کی قیمتیں بتدریج گر رہی ہیں۔ چاول کی قیمت ۱۸ روپے بلکہ ۱۴) ۱۵ روپے تک آگئی ہے۔ وزیر مواصلات نے بتایا۔ کہ گو نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمد ایسٹ بنگال ریلوے سے بہت زیادہ ہے۔ پھر بھی ایسٹ بنگال ریلوے پر بہت زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس ریلوے لائن پر سب سے اہم لائن چٹاگانگ سے نگاہتی تک کی ہے۔ جو امسال تیار ہوگی۔ وزیر مہاجرین نے بتایا۔ کہ لیاقت نہرو کے معاہدے کے بعد کسی کو تارک وطن قرار نہیں دیا گیا۔ مگر بعض واپس آنے والے غیر مسلموں کو غیر تارک قرار دیا گیا ہے۔ لیکن شکایت یہ ہے۔ کہ یہ لوگ فوراً ہی جائیداد فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۵۹ امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے

لاہور ۲۴ مارچ۔ امیدواران اسمبلی کو ڈالے جانے والے ووٹوں کی سرکاری گنتی شروع ہے۔ اب تک ۵۹ ارکان کامیاب قرار دیئے جا چکے ہیں۔ ان کی پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ مسلم لیگ ۲۹۔ جناح عوامی مسلم لیگ تین۔ آزاد پاکستان پارٹی ایک۔ اور آزاد امیدوار ۲۶۔

پاکستانی فوجوں کے نظم وضبط طاقت اور فوجی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

عارضی صلح کی پیشکش

ٹوکیو ۲۴ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے اعلان کے مطابق وہ کمیونسٹوں کے کمانڈر سے اب عارضی صلح کی بات چیت پر تیار ہیں۔ آپ نے اتحادی فوجوں کو بوقت ضرورت ۳۸ درجہ عرض بلد کو عبور کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

عراق ایران کے نقش قدم پر

بغداد ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی استقلال پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ اور چند دوسرے آزاد ارکان نے کل ایوان حکومت سے یہ مطالبہ کرنے والے ہیں۔ کہ تیل کی کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔ یاد رہے عراق کے تیل کے وسائل پوری طرح عراق ہی کی ملکیت ہیں۔ لیکن تمام اہم صنعتی کاموں کے لئے عراق کو غیر ملکوں سے کاریگر بلوانے پڑتے ہیں۔

عمان ۲۴ مارچ۔ عرب ایوان ہائے تجارت کی ابتدائی کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ کل عرب کانفرنس ۳۰ مارچ کی بجائے ۳۰ اپریل کو اسکندریہ میں منعقد ہو۔

اسرائیل کا اقتصادی مقاطعہ

سرحدوں کی زیادہ کڑی نگرانی کی جائے

قاہرہ ۲۴ مارچ۔ عرب لیگ نے اسرائیل کے اقتصادی مقاطعہ کے لئے ضروری تدابیر پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں یہ سفارش کی ہے۔ کہ جو عرب ملک اسرائیل کے نزدیک واقع ہیں۔ ان کی سرحدوں کی زیادہ کڑی نگرانی کی جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے۔ کہ عرب حکام اسرائیل جانے والے جہازوں کی اچھی طرح تلاشی لیا کریں۔ تاکہ فوجی سامان "اسرائیل" نہ پہنچنے پائے۔ اور تلاشی کا طریق مصر جیسا اختیار کیا جائے۔ کمیٹی نے دوسری جگہ جانے والے سامان پر ٹریوٹی کی شرح میں بھی اضافہ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور سفارش کی ہے۔ کہ سکوں کی ناجائز درآمد و برآمد کے خلاف سخت تر انسداد کی کارروائی کی جائے۔

ترکی وفد کوئٹہ میں

کوئٹہ ۲۴ مارچ۔ آج ترکی کا فوجی وفد یہاں پہنچا۔ بیشتر بلوچستانی اکابر اور قبائلی زعماء نے وفد کا استقبال کیا۔ وفد کے لیڈر نے ایک تقریر میں بیان کیا۔ کہ وہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء

مبینہ سازش کے متعلق وزیر اعظم کا بیان

وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خاں نے ۱۲ مارچ کو پاکستان پارلیمنٹ میں اپنے بیان میں جو مبینہ سازش کے چہرے سے تھوڑا سا پردہ اٹھایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سازشیوں کے ارادے پاکستان کے لئے کتنے خطرناک تھے۔ چونکہ سازشیوں کو یہ توقع نہیں تھی۔ کہ فوج یا عوام کا کثیر حصہ ان کے بد ارادوں کی تکمیل میں ان کا ساتھ دے گا۔ اس لئے وہ ملک میں فوری دہشت انگیزی کے ذریعہ بدامنی پھیلا کر فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس بدامنی سے جو وہ فائدہ اٹھانے کی توقع رکھتے تھے۔ اس کا کلیدی تعلق کسی بیرونی طاقت سے تھا۔ اور وہ طاقت سوا اس طاقت کے کون ہو سکتی ہے۔ جو اپنے آپ کو دنیا کی تمام پرولتاری انجمنوں کی پشت و پناہ سمجھتی ہے۔ اور جس نے تمام دنیا کے ممالک میں خاص کر ایشیائی ممالک میں اشتراکی آئیڈیالوجی کے سنہری خواب دکھا کر اپنے اپنے وطن کی حکومتوں کے خلاف غداری کے جذبات ابھارنے کا وسیع پراپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔

وزیر اعظم نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ سازشیوں نے اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اشتراکی اور انقلابی عناصر کی امداد سے تشدد کے ذرائع اختیار کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اور پاکستان کی مسلح فوج کے ایسے ارکان کو استعمال کرنا چاہتے تھے۔ جن کو وہ غداری پر آمادہ کر سکتے تھے۔ ان کا ارادہ تھا۔ کہ ملک پر فوجی قبضہ کر لیا جائے۔ اور باہر کے ایک خاص ملک سے اقتصادی اور دستور ساز مشن منگوائے جائیں۔ اور ملک میں اشتراکی نمونہ کی حکومت بزور شمشیر قائم کر دی جائے۔

اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ملک جس کے بھروسہ پر سازشیوں نے یہ سازش کی تھی۔ کونسا ہے۔ چونکہ سازشیوں کو یہ توقع نہیں تھی۔ کہ فوج کا یا عوام کا اکثر حصہ ان کے ہمنوا ہو جائے گا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ سازش کامیاب ہو جاتی۔ تو لازمی نتیجہ یہی ہوتا۔ کہ ملک کی آزادی سلب ہو جاتی۔ اور ملک غلام بن جاتا۔ اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو کم سے کم جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا ہے۔ اگرچہ کامل یقین ہے۔ کہ فوج ضرور حکومت کا ساتھ دیتی۔ پھر بھی بغاوت بغیر وسیع خونریزی کے فرو نہ ہو سکتی۔ اور ایک مدت تک ملک کی سلامتی مخدوش رہتی۔

وزیر اعظم کے اس بیان سے سازش کے پس منظر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور اس سے خطرے کی سمتوں کی کافی حد تک نشاندہی ہو گئی ہے۔ اس لئے نہ صرف یہ حکومت پاکستان کا ہی بلکہ پاکستان کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے کہ ان سمتوں کی پوری پوری نگہداشت کرے۔ خاصکر ملک کے پریس کا یہ فرض ہے۔ کہ حکومت کے خلاف تخریبی نکتہ چینی کا دروازہ مکمل طور پر بند کر دے۔ اور خود غرض عناصر کے ہاتھ میں آلۂ کار بننے سے صاف انکار کر دے۔ بلکہ اس کا یہ فرض ہے۔ کہ عوام کے دلوں میں اپنی حکومت کا زیادہ سے زیادہ وقار قائم کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو۔ ملک کا امن اور سلامتی بہرحال ہر شے سے زیادہ عزیز ہونی چاہیئے۔ کوئی ملک ایک ہی چھلانگ میں ترقی کے بام عروج پر نہیں پہنچ سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ بجائے ان لوگوں کو جن کے ہاتھ میں ہم نے اقتدار سونپا ہے ہر وقت تخریبی نکتہ چینی سے مضطرب اور بے چین رکھنے کے انہیں اطمینان سے کام کرنے دیں۔ اور ان کے کردار میں اصلاح کے لئے صرف آئینی طریقوں کو مدنظر رکھنے کی عوام کو تلقین اور ملک کے آئین کا وقار دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

غیر مسلم اقوام میں اسلام کی تبلیغ

ماہنامہ "ترجمان القرآن" جو مودودی صاحب کی ذاتی ادارت میں شائع ہوتا ہے کی اشاعت جنوری فروری ۱۹۵۱ء میں "مکتوب جرمنی" کے زیر عنوان جناب عبد الرحمٰن روسلر کا ایک خط اور ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ اس پر مودودی صاحب نے جو تمہیدی نوٹ لکھا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

اس مراسلے میں بڑی خوبی کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ لڑائیوں میں شکست کھانے کے بعد اس وقت جرمن قوم کس حالت میں ہے۔ اور اس کے اسلام سے متاثر ہونے کے امکانات کس حد تک روشن ہیں۔۔

جماعت اسلامی دل سے چاہتی ہے۔ کہ عبد الرحمٰن اوسلر صاحب اور اسکی حزب اسلامی کو اسلام سے متعلق مفید لٹریچر فراہم کر کے دے لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک ہمارے لٹریچر کے انگریزی تراجم کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ اگر کچھ خدا کے بندے اس خدمت کے لئے آگے بڑھیں۔ اور انگریزی تراجم کی اشاعت میں ہماری قلمی اور مالی اعانت کریں۔ تو انشاء اللہ نہ صرف جرمن قوم تک بلکہ دنیا کی دوسری اقوام تک بھی دین حق کا پیغام پہنچانے کے لئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

ہم جرمنی میں اسلامی تحریک کے آغاز اور اس کے ذرائع پر اور اس سے متعلق دیگر حقائق پر تو پھر کبھی روشنی ڈالیں گے۔ اس وقت ہم صرف اس قدر عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے الفضل کے ذریعہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی توجہ اس امر کی طرف جس کے لئے اب وہ اس "مکتوب جرمنی" سے متاثر ہو کر اتنے مضطرب نظر آتے ہیں۔ ایک بار نہیں بیسیوں بار دلائی ہے۔ مگر آپ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

جس بات کا علم مودودی صاحب کو اس مراسلہ سے ہوا ہے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے علمائے اسلام کے سامنے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کئی کئی طریقوں سے پیش کی ہے۔ اور اس پر بذریعہ تقاریر اشتہارات اور دیگر تحریرات اتنا زور دیا ہے کہ اگر اسلام کے بزعم خود اجارہ دار علمائے اسلام کے دلوں میں زندگی کی رمق بھی ہوتی۔ تو اب تک بہت کچھ کام ہو چکا ہوتا۔ مگر ان علمائے اسلام نے بجائے اس کے کہ جو جہاد ممکن تھا۔ اور جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو لگاتار بلاتے رہے۔ وہ کرتے حضور علیہ السلام پر اس جہاد کی منسوخی کا الزام لگاتے رہے۔ اور اس کے لئے ان کو ماخوذ کرتے رہے۔ جو جہاد نہ تو خود وہ کر سکتے تھے۔ نہ خود کر سکے۔ اور نہ اسلام میں جائز ہے۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ اس "مکتوب جرمنی" نے مودودی صاحب ایسے "جہاد فی سبیل اللہ" کے مصنف کی بھی آنکھیں کھول دی ہیں۔ مگر آپ اس مکتوب ہی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ یہ وہی آواز ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلند کی ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اب یہ جرمنی کی وادیوں میں گونج کر ان کے کانوں تک پہنچی ہے۔ مودودی صاحب کو اس مکتوب سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن قوم کے اسلام سے متاثر ہونے کے امکانات کس حد تک روشن ہیں۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی میں ان امکانات کے خط و خال وضاحت سے بیان کر دیئے تھے۔ اور یہ نتیجہ نکالا تھا ع

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

خدا کرے کہ مودودی صاحب اب بھی بجائے اپنا وقت اور مسلمانوں کا روپیہ اور وقت ملکی سیاست کے جوڑ توڑ میں ضائع کرنے کے اس جہاد اکبر کے لئے وقف کر دیں۔ جس کی طرف "مکتوب جرمنی" نے ان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ مگر اس کے لئے ایک عظیم الشان قربانی اور بھی آپ کو کرنا پڑے گی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کو اپنی تصنیفات میں سے خود ساختہ تشددی اسلام کے نقوش مٹانے پڑیں گے۔ کیونکہ جرمن یا دیگر غیر مسلم اقوام کو ان نظریات کی ضرورت نہیں ہے۔ جو خود انہی سے عاریتہً لیکر اسلامی اصطلاحات کے لباس سے مزین کئے گئے ہیں۔ ان نظریات سے بیزاری ہی تو ان کو کسی نئے دین کی تلاش پر لگا رہی ہے۔ "قتل مرتد" "مسلم اسلامی فرقے" "تلوار کے ساتھ پہلے قلعہ رانی" "لادینی نظاموں پر بلا وجہ تلوار کا حملہ" وغیرہ وغیرہ مسائل ان اقوام میں اسلام کے خلاف نفرت ابھارنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکیں گے اور اگر آپ یہی مسائل وہاں بھی لے گئے۔ تو جو کام اب تک وہاں ہو چکا ہے۔ اسکو بھی

۳۱ مارچ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اسی سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی۔ ۳۱ مارچ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں"......

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر دفتر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تا کہ آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر (۱۰)

المؤمن مرآۃ المؤمن

(ترجمہ ۔ مومن اپنے دوست کے لئے آئینہ کی طرح ہوتا ہے ۔)

تمہارا سچا دوست وہ ہے ۔ جو تمہیں تمہاری غلطیوں پر آگاہ کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۹ فروری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ
(مرتبہ مولوی سلطان احمد پیر کوٹی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جماعتیں اخلاق سے بنتی ہیں ۔ اور سب سے پہلے

اخلاق کا نمونہ

دکھانا مرکز کا کام ہوتا ہے ۔ لوگ باہر سے آتے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارے مرکز کو چل کر دیکھیں ۔ وہاں تمہیں اخلاق کا بہترین نمونہ ملے گا ۔ نئے احمدی باہر سے آتے ہیں ۔ اور ان کے دلوں میں گدگدیاں ہو رہی ہوتی ہیں ۔ کہ وہ ایسے مرکز کو دیکھیں گے ۔ جس کی دنیا باہر کی دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو گی ۔ باہر کی دنیا میں جو دھوکہ ۔ غیبت ۔ فریب اور ظلم ہمیں نظر آتا ہے ۔ باہر کی دنیا میں جو سستی اور غفلت نظر آتی ہے باہر کی دنیا میں جو لڑائی جھگڑا ۔ بغض اور کینہ و کدورت ہمیں نظر آتا ہے ۔ وہ مرکز کی دنیا میں ہمیں نظر نہیں آئے گا ۔ وہ اسلامی دنیا جو ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے ۔ اب ہم کو مرکز میں نظر آ جائیگی احمدیت کا ایک مطالعہ کرنے والا انسان اگرچہ وہ اس کی صداقت کی طرف مائل ہو جاتا ہے ۔ لیکن

احمدیت کی طرف آخری قدم

اٹھانے سے قبل وہ کہتا ہے ۔ میں پہلے مرکز کو دیکھ آؤں ۔ چنانچہ وہ مرکز دیکھنے یہاں آتا ہے ۔ اور سمجھتا ہے کہ میں اس دنیا کو اور اس دنیا میں بسی ہوئی جنت کی ایک وادی دیکھنے چلا ہوں ۔ جہاں مجھے وہ کچھ نظر آئے گا ۔ جو میں نے کتابوں میں پڑھا ہے ۔ اور وہ کچھ نظر نہیں آئے گا ۔ جو غیر احمدیوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور اس کی وجہ سے وہ کمزور ہو رہے ہیں ۔ مگر جب یہ لوگ یہاں پہنچتے ہیں ۔ تو ان کی امیدوں کی دنیا انہیں یہاں نظر نہیں آتی جب وہ مجالس میں بیٹھتے ہیں ۔ تو سنتے ہیں ۔ کہ ایک احمدی دوسرے کی بدگوئی کر رہا ہے ۔ پارٹی بازی کی طرف اشارے ہو رہے ہیں ۔ یہ فلاں ناظر کی پارٹی ہے ۔ اور یہ فلاں ناظر کی پارٹی ہے یہ نوجوانوں کی پارٹی ہے ۔ اور یہ فلاں افسر کی پارٹی ہے ۔ جب باہر سے آنے والا یہ دیکھتا ہے ۔ تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ میرے خیالات والی

امیدوں کی دنیا

جو میں کتابوں میں پڑھا کرتا تھا ۔ یہاں بھی نظر نہیں آتی ۔ بعض دفعہ دلائل اُس کے دماغ پر غالب آ چکے ہوتے ہیں ۔ نشانات اور آیات اُسے مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ احمدیت قبول کر لے اور وہ احمدیت قبول کر لیتا ہے ۔ لیکن خیال کرتا ہے کہ شاید وہ کتابوں کی دنیا ہے وہ حقیقت میں نظر نہیں آ سکتی ۔ وہ دنیا صرف دماغ کی دنیا ہے ۔ وہ دنیا صرف خیالات کی دنیا ہے لیکن مادی لباس میں وہ کبھی نہیں آتی یہ دونوں خیال بہت مہلک ہیں ۔ اگر کوئی شخص یہاں آتا ہے ۔ اور وہ یہاں کے رہنے والوں کو دیکھ کر مداہنت نہیں پاتا تب بھی یہ بہت خطرناک ہے ۔ اور اگر وہ مداہنت پاتا ہے ۔ لیکن یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس دنیا میں قرآن کی دنیا نہیں بسائی جا سکتی ۔ اس دنیا میں حدیث کی دنیا نہیں بسائی جا سکتی ۔ اس دنیا میں اسلامی لٹریچر والی دنیا نہیں بسائی جا سکتی تو وہ اسلام کی ترقی سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جاتا ہے ۔ گو وہ احمدی کہلانے لگ جاتا ہے ۔ لیکن جس حقیقت کو قرآن کریم اس دنیا میں مجسم دیکھنا چاہتا ہے ۔ جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم دیکھنا چاہتے تھے ۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں مجسم دیکھنا چاہتے تھے جس کو خدا کے بندے ہمیشہ سے ہی اس دنیا میں مجسم دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اُس کے متعلق یہاں کے رویہ سے وہ یہ

نتیجہ نکالتا ہے

کہ وہ محض دماغوں کی دنیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دماغ کی دنیا بڑی خوبصورت تھی ۔ لیکن وہ دنیا اس دنیا میں نہیں مل سکتی ۔ میری آخری امیدگاہ مرکز تھا ۔ لیکن وہ یہاں بھی نظر نہیں آتی ۔ اس کی یہ بے ایمانی ۔ ناامیدی اور مایوسی نتیجہ ہوتی ہے ۔ تم میں سے اُن کی بے ایمانیوں بدکاریوں اور شرارتوں کا جو احمدیت کے مطابق اپنی زندگی نہیں بناتے ۔ وہ لوگ یہاں آتے ہیں ۔ اور دیکھتے ہیں ۔ کہ ہم نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کی ہوئی ہیں ۔ لیکن جو نمونہ تم دکھا رہے ہیں ۔ اس سے وہ خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجنٹ معلوم نہیں ہوتے ۔ اس سے وہ شیطان اور ابلیس کے ایجنٹ معلوم ہوتے ہیں ۔ باہر سے آنے والا ان کے آئینہ میں خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتا وہ اُن کے آئینہ میں شیطان کو دیکھتا ہے ۔ آخر جو دنیا وہ پیش کر رہے ہیں ۔ وہ قرآن کریم میں کہاں ہے یہ جھگڑے بازی کی دنیا ۔ قرآن کریم میں جنت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یا صلحاء اُمت کی کتب میں کہیں ہے ؟ یہ وہ دنیا ہے جو انہوں نے شیطان کی دنیا بتائی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی دنیا نہیں ۔ پھر یہ لوگ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ

خدا تعالیٰ کے نمائندے

ہیں ۔ اگر وہ باہر سے آنے والوں کو کہتے ہم شیطان کے نمائندے ہیں ۔ تو زیادہ نقصان نہ ہوتا ۔ وہ سمجھتے کہ اتفاقاً ہمارا سامنا شیطان کے نمائندوں سے ہوا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے نمائندے ابھی تک ہمیں نہیں ملے ۔ لیکن وہ تو اپنے آپ کو فرشتوں کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں ۔ اگر وہ اپنے آپ کو شیطان کہہ دیتے تو فتنہ کا خطرہ کم ہو جاتا ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدیت کا سچا نمونہ پیش کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں ۔ اور کمزور ایمان والے بھی ہر جگہ پائے جاتے ہیں ۔ لیکن یہ کمزور لوگ اپنے آپ کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں ۔ یعنی جتنا کوئی بدعمل ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اپنی خوبیوں کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے میں نے ایک دفعہ تقریر میں کہا کہ روپیہ بہت ہے ۔ لیکن افسوس ہے مجھے دیانت دار کارکن نہیں ملتے اگر

دیانت دار کارکن

مل جائیں ۔ تو روپیہ کی کمی نہیں ۔ لوگ آتے ہیں اور روپیہ پیش کرتے ہیں ۔ لیکن میں کہتا ہوں میرے پاس دیانت دار اور تجربہ کار کارکن نہیں ۔ یا وہ تاجر ہیں ۔ جو اپنا کام کرتے ہیں ۔ وہ تعاون نہیں کرتے ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسرے کا روپیہ کیوں لیں ۔ اور جو دیانتدار ہیں ۔ وہ تجربہ کار نہیں ۔ درمیان میں ایک گروہ ٹھگوں کا ہے ۔ جن پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا تقریر کے دوسرے دن میرے پاس چھ رقعے آئے جماعت کے ۱۴ افراد نے مجھے لکھا ۔ ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ کہ دیانتدار آدمی مل گئے ۔ اور وہ ہم ہیں حالانکہ میرے نزدیک وہ تمام ٹھگ تھے ۔ پھر اُن کا اپنے آپ کو دیانت دار کہنا بھی اُن کی بددیانتی پر دلالت کرتا تھا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو کسی کام کے لئے خود پیش نہ کرو لیکن اگر وہ لوگ دیانت دار تھے ۔ تو انہیں اس قسم کا خط مجھے نہیں لکھنا چاہیے تھا ۔ ان کو یہ خیال نہ آیا کہ اُس میں بھی عقل ہو گی ۔ ہم اُسے کس طرح دھوکہ دے سکتے ہیں ان میں وہ

کون سی بات ہے

جس کی وجہ سے میں دھوکہ میں آ جاؤں گا ۔ یعنی ایک تو وہ بددیانت تھے ۔ دوسرے اُنہوں نے عقل کا بھی برا نمونہ پیش کیا ۔ اتنے لمبے عرصہ تک میرے ساتھ رہنے کے باوجود انہیں یہ پتہ نہ لگا ۔ کہ میں آدمی کو پہچان سکتا ہوں ۔ پس میں تمہیں کہتا ہوں ۔ کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اندر اصلاح پیدا کرے ۔ جن میں پہلے سے اصلاح موجود ہے ۔ وہ اپنی اور زیادہ اصلاح کریں ۔ اور پھر بے اصلاح بھائیوں کی طرف توجہ کریں ۔ ایک وقت میں اصلاح والوں کی کثرت ہوتی ہے ۔ اور غفلت کرنے والے کم ہوتے ہیں ۔ اس لئے غفلت کرنے والوں کی اصلاح کی بظاہر کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ۔ لیکن دوسرے وقت میں غفلت کرنے والے اصلاح والوں پر غالب آ جاتے ہیں ۔ اصلاح والے اُٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ اُٹھ نہیں سکتے ۔ لیکن جب تک بدی نیکی پر غالب نہیں آ جاتی ۔ نیکی کے لئے موقعہ ہوتا ہے ۔ کہ وہ بدی پر غالب آ جائے ۔ اور اس موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے ۔ یہ خیال کر کے مت تسلی پا جاؤ ۔ کہ تمہارے نفس میں کوئی خرابی نہیں ہے اس کو بھی سوچتے رہو ۔ کہ تمہارے ہمسایہ میں تو کوئی پارٹی باز نہیں ۔ تمہارے ہمسایہ میں تو کوئی دھوکہ باز اور فریبی نہیں ۔

تمہارے ہمسایہ میں تو کوئی جھگڑالو اور کینہ کپٹ والا انسان نہیں۔ اور تلاش کر کر کے ان لوگوں کی اصلاح کرو۔ اور عہد کر لو۔ کہ خواہ تمہارا بیٹا۔ بھائی یا کوئی رشتہ دار ایسا کرنے کے لئے سر اٹھائے گا تو تم خود اس کا مقابلہ کرو گے۔ اور فتنہ کا سر کچل دو گے۔ تم

ہر وقت ہوشیار رہو

اور جب بھی تمہیں کوئی اصلاح کے قابل آدمی دکھائی دے۔ تم اس کی اصلاح کرو۔ اگر کسی کے ہمسایہ میں کوئی عیب ہے۔ اور وہ اس کی اصلاح نہیں کرتا۔ تو وہ دریا کا بند توڑتا ہے۔ جس کے دھارے کے آگے اس کی امیدوں کی دنیا بہ جائے گی۔ ساری خرابیوں کی ذمہ داری دوستیوں پر ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ فلاں ہمارا دوست ہے۔ اگر ہم نے اس کی غلطی نکالی۔ یا اس کے کسی عیب کو ظاہر کیا۔ تو وہ ناراض ہو جائے گا۔ اس طرح دوستی جس کو خدا تعالیٰ نے رحمت قرار دیا ہے تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جن لوگوں پر قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر دوسرے سے دوستی رکھتا ہے۔ تو دیکھو۔ دوستی کتنی اچھی چیز ہے۔ لیکن یہی دوستی آگے انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک شخص کہتا ہے۔ ہے تو یہ غلطی۔ لیکن یہ غلطی چونکہ میرے ایک دوست سے ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ ہے تو یہ جھوٹ لیکن چونکہ یہ جھوٹ میرے ایک دوست نے بولا ہے۔ اس لئے مجھے اس پر پردہ ڈالنا چاہیئے ہے تو یہ فتنہ۔ لیکن چونکہ یہ فتنہ میرے ایک دوست نے اٹھایا ہے۔ اس لئے مجھے اس طرف سے آنکھیں پھیر لینی چاہیئیں۔ جب اس مقام پر انسان پہنچ جاتا ہے تو وہ

تباہی اور فتنہ کا دروازہ

کھول دیتا ہے۔ اس کی نیکی دینا کے لئے ویسی ہی زحمت بن جاتی ہے جیسے اس کی دوستی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المومن مرأۃ المومن یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھوٹے سے فقرہ میں ایک نہایت لطیف بات بیان کی ہے۔ اور ایک بہت بڑا سبق مسلمانوں کو دیا ہے۔ اچھے آئینہ کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس میں تصویر ٹھیک نظر آئے۔ جب کوئی انسان آئینہ دیکھتا ہے۔ تو اسے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس کی شکل اچھی ہے یا خراب ہے۔ آیا اس کے چہرے پر کوئی داغ ہے یا آیا اس کے چہرے پر زردی ہے۔ سرخی ہے۔ سیاہی ہے۔ سفیدی ہے۔ یا گرد پڑی ہوئی ہے۔ یا اس نے کھانا کھایا تھا اور اس کی داڑھی یا مونچھوں میں پھنسا ہوا کھانے کا کوئی ٹکڑا یا چربی لگی ہوئی نظر آجاتی ہے۔

المومن مرأۃ المومن

مومن اپنے دوست کے لئے آئینہ کی صورت رکھتا ہے وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ چونکہ یہ جرم میرے دوست نے کیا ہے۔ اس لئے میں چشم پوشی کر جاؤں یا اس پر پردہ ڈال دوں وہ اس کی خرابیوں کو اس کے سامنے رکھتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے دوست کو وہ غلطیاں بھی بتا دیتا ہے جو اسے خود نظر نہیں آتیں۔ اس لئے کہ تمہیں پتہ نہیں ہوتا۔ کہ تمہارے چہرے پر سیاہی لگی ہوئی ہے زردی لگی ہوئی ہے یا سرخی لگی ہوئی ہے۔ لیکن وہ سیاہی زردی یا سرخی تمہیں آئینہ بتا دیتا ہے۔ المومن مرأۃ المومن۔ مومن دوست کا عیب چھپاتا نہیں۔ بلکہ وہ اسے ظاہر کرتا ہے۔ اور اگر وہ اسے ظاہر نہیں کرتا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں مومن نہیں۔ کیونکہ جب آئینہ خراب ہو جاتا ہے۔ تو وہ شکل نہیں دکھایا کرتا۔ کیا تم کہہ سکتے ہو۔ کہ اگرچہ یہ آئینہ مجھے میری شکل نہیں دکھاتا لیکن پھر بھی یہ آئینہ اچھا ہے۔ آئینہ کا شکل نہ دکھانا علامت ہے اس بات کی۔ کہ وہ خراب ہے۔ اسی طرح تم اپنے ایک دوست میں

کوئی قومی عیب

دیکھتے ہو۔ یا تم دیکھتے ہو کہ وہ کوئی فتنہ کھڑا کر رہا ہے یا پارٹی بازی کرتا ہے۔ اور تم کو اس کے عیوب نظر نہیں آتے۔ یا نظر آتے ہیں۔ تو تم اسے دکھاتے نہیں۔ اور وہ تم میں سے اپنے عیوب نہیں دیکھ سکتا۔ تو تم نے جس چیز کا نام دوستی رکھا وہ دوستی نہیں۔ یا تم نے دوستی کا حق ادا نہیں کیا۔ المومن مرأۃ المومن۔ سچی دوستیاں وہی ہوتی ہیں۔ کہ ایک دوست دوسرے پر یہ واضح کر دے۔ کہ اس میں فلاں فلاں خرابی ہے۔ تم پارٹی بازی کرتے ہو۔ یا تم دھوکہ اور فریب سے کام لیتے ہو۔ یا تم بلاوجہ دوسرے پر اعتراضات کرتے ہو۔ تو تمہارا دوست اور خیر خواہ وہ نہیں جو تمہاری مدد کرتا ہے یا ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ تمہارا دوست اور خیر خواہ وہ ہے۔ جو تم کو تمہارے بد انجام سے ڈراتا ہے۔ اور تمہاری باتوں کی تردید کرتا ہے۔ میں نے بعض ماں باپ کو دیکھا ہے۔ ان کا لڑکا دفتر میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ وہ بلا تحقیقات مجھے لکھ دیتے ہیں۔ فلاں ناظر نے یا فلاں افسر نے ہمارے لڑکے کے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے۔ اگر انہیں کہا جاتے۔ کہ تمہیں کس نے بتایا تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے لڑکے نے تو کہا ہے۔ وہ جھوٹ تو نہیں بولتا۔ گویا ان کے نزدیک معیار سچائی لڑکا ہوتا ہے۔ یا باپ ہوتا ہے یا بیوی ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ ہماری بیوی نے یوں کہا ہے۔ اس لئے قرآن اور حدیث دونوں موقوف ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے تحقیقات کرو۔ لیکن وہ

تحقیقات کی ضرورت

نہیں سمجھتے۔ جہاں ان کی بیویاں ہوں۔ وہاں قرآن و حدیث کی کیا مجال ہے۔ خدا تعالیٰ یوں کہتا ہے تو کہتا رہے میری بیوی نے یوں کہا ہے۔ میرے لڑکے نے یوں کہا ہے۔ قرآن و حدیث لاکھ کہے کہ یہ طریق درست نہیں۔ لیکن وہ میرے لڑکے یا بیوی کے مقابلہ پر تو نہیں ٹھہر سکتا۔ سیدھی بات ہے۔ کہ جو کچھ اس کی بیوی اور لڑکا کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ اور جو قرآن و حدیث کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ یہ چیز جب پیدا ہو جاتی ہے۔ تو قرآن پر لوگوں کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ عیب ہر انسان میں پایا جاتا ہے۔ سوائے اس کے جسے خدا تعالیٰ بے عیب قرار دیدے۔ مثلاً رسول ہیں اگر ان میں بظاہر کوئی عیب نظر بھی آئے۔ تو ہم کہہ دیں گے۔ کہ ہماری آنکھیں جھوٹی ہیں ان کے مقابلہ پر ہماری دلیل ختم ہو جاتی ہے لیکن کسی کے باپ بیٹے۔ ماں اور بیوی کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ وہ بے عیب ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ سے اس کے متعلق ہماری آنکھیں غلطی کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا میں کوئی عیب پایا جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے شہد دو۔ اس نے شہد دیا۔ لیکن دست زیادہ آنے لگ گئے۔ وہ دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ دست تو پہلے سے بھی زیادہ آنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اور شہد دو۔ وہ گھر گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو شہد دیا۔ لیکن دست اور زیادہ آنے لگے۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ دست پہلے سے زیادہ آنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ قرآن کریم جھوٹا نہیں۔ قرآن کریم بہر حال سچا ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ شہد میں شفا ہے۔ آپ نے یہ علاج عقل کے خلاف نہیں بتایا۔ بلکہ طب کہتی ہے کہ بعض دستوں کا علاج اسہال دینا ہے۔ اس لئے جب اس مریض کو باوجود شہد کھلانے کے دست آرہے تھے۔ تو وہ صحت کی طرف جا رہا تھا جب گندے اور عفونت والے دست آتے ہوں۔ تو ڈاکٹر یا طبیب عموماً جلاب دیتے ہیں۔ لیکن اس مریض کا بھائی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کوئی ایسی دوا بتائیں۔ جو دستوں کو فوراً روک دے۔ حالانکہ ان دستوں کا علاج یہ تھا۔ کہ زہر نکل جائے۔ گویا

آپ کا بتایا ہوا علاج

عقل کے خلاف نہیں تھا۔ بلکہ طب کے عین مطابق تھا کسی ڈاکٹر سے پوچھ لو۔ جب دستوں میں عفونت اور سرانڈ ہو۔ تو وہ جلاب دیتا ہے۔ ان کا سبب زہر ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ زہر باہر نہ نکل جائے دست بند نہیں ہوں گے۔ غرض خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی شخص کوئی بات کرے گا۔ تو ہم اس سے اس کا ثبوت طلب کریں گے۔ اور اگر کوئی کسی پر الزام لگاتا ہے۔ اور کہتا ہے میرا بیٹا یوں کہتا ہے۔ تو ہم کہیں گے قرآن کہتا ہے الزام لگانے سے پہلے تم تحقیقات کر لو۔ ہم بلا ثبوت تمہاری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔

پس پہلی چیز اخلاق ہے۔ تم پہلے اپنے اندر

اخلاق پیدا کرو

پھر اپنے دوست کو بھی ایسا ... کرنے کی تلقین کرو۔ تم اس کے عیوب اور نقائص پر اسے مطلع کرو بجائے اس کے کہ اسے دشمن بتائے۔ کہ تم میں فلاں نقص ہے تم اسے اس کے نقائص پر آگاہ کرو۔ یہ نہ ہو۔ کہ دشمن تو اسے اس کا نقص بتا دے۔ لیکن تم دوست ہوتے ہوئے اسے اس نقص پر آگاہ نہ کرو۔ دشمن سچا آئینہ بن جائے اور تم جھوٹے آئینے بنو۔ دشمن کے چہرے میں اسے اپنی شکل نظر آجائے۔ لیکن باوجود دوست ہونے کے تمہارے چہرے میں اسے اپنی شکل نظر نہ آئے۔ اگر تم یہ اخلاق اپنے اندر پیدا کر لو۔ تو سب فتنے دور ہو جائیں۔ یہ وبا زیادہ تر دوستی کی وجہ سے پھیلتی ہے عجب دیکھنے والا

لطیفہ ہوتا ہے

کہ کس طرح کوئی بات بلا تحقیقات مان لی جاتی ہے دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے فلاں بات ہے۔ اور فلاں نے یوں کہا ہے۔ پھر دونوں ایک دوسرے کو آنکھ مارتے ہیں اور دوسرا کہہ دیتا ہے۔ ٹھیک ہے سمجھ لیا۔ گویا کھڑے کھڑے یونہی آنکھ مارنے سے سارا راز سمجھ لیا۔ میرے پاس

کئی خطوط آتے ہیں

کہ فلاں شخص نے قاضی پر اثر ڈالا ہے۔ اور اس وجہ سے اس نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ گویا صرف وہی شخص ایماندار ہے اور دوسرے سب بے ایمان ہیں بعض دفعہ یہاں تک بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں چوڑھا قاضی کا واقف ہے اور میری اس سے کسی وقت چھیڑ چھاڑ ہو گئی تھی۔ اس نے قاضی پر اثر ڈال لیا ہوگا۔ کہ اس نے یہ فیصلہ کیا۔ ان الزاموں سے قاضی کی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ شیطان کی شکل بھی اس سے زیادہ گھناؤنی نہ ہوگی۔ اس کی بہن کی خسر کے ہمسائے کا ہمسفر اس سے باتیں کرنے والا تھا۔ اس لئے قاضی نے ہمارے خلاف فیصلہ دے دیا۔ مجھے یہ چٹھیاں دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ کہ بعض لوگوں کے اندر کس قدر بدظنی کا گند پیدا ہو گیا ہے۔ اور جن لوگوں کی وجہ سے یہ گند پیدا ہوتا ہے

وہ ہوتے یہیں کے ہیں۔ باہر سے لوگ آتے ہیں وہ یہاں کے کسی رہنے والے سے اپنے مقدمہ کا ذکر کر دیتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص قاضی کا دوست ہے اور تمہاری اس سے مخالفت ہے۔ اس نے قاضی پر اثر ڈالا ہوگا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے قاضی پر اثر ڈالا ہوگا اسے قاضی کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ چند دن ہوئے مجھے ایک شخص کا خط آیا۔ اس نے لکھا۔ فلاں شخص نے قاضی پر اثر ڈالا ہے اور اس نے میرے خلاف فیصلہ دیدیا ہے۔ میں نے کہا جہاں تک مجھے علم ہے میں نے آپ کو ایک یا دو دفعہ دیکھا ہے۔ لیکن قاضی کا مجھے

بیس ۲۰ سال سے تجربہ

ہے اور اس تجربہ کی بناء پر میں نے اسے قاضی مقرر کیا ہے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے بیس ۲۰ سال کے تجربہ کو دو دن کی ملاقات پر قربان کر دوں۔ جس کا مجھے بیس ۲۰ سال کا تجربہ ہے کہ وہ نیک ہے اسے میں جھوٹا کہوں اور آپ کو میں نے ایک دو دفعہ دیکھا ہے اور آپ کے اخلاق کا واقف نہیں پھر بھی میں اس شخص کے مقابلہ میں آپ کو سچا قرار دے دوں۔

یہ بدظنیاں ہی ہیں

جو قوموں کو تباہ کر دیتی ہیں اور یہ بدظنیاں تم پیدا کر دیتے ہو۔ ایک شخص تمہارے پاس آکر بات کرتا ہے اور تم کہتے ہو۔ ہاں ہاں میں سمجھ گیا۔ فلاں آدمی قاضی کے محلہ کا ہے اس نے اثر ڈالا ہوگا۔ دوسرا فوراً آنکھ مار کر کہتا ہے۔ ہاں یہ راز ہے گویا جہنم کا جو گند کھایا وہ رانہ بن گیا۔ تم اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کر کے دیکھو۔ پھر دیکھو کہ ایک دن میں کایا نہیں پلٹ جاتی۔ تم خود بھی دیانت کے ساتھ کام کرو۔ اور اپنے دوست کو بھی دیانتداری کے ساتھ کام کرنے کی عادت ڈلواؤ۔ بدظنیاں ترک کر دو۔ سب کام سیدھے ہو جائیں گے۔ اب جو کام تم کرتے ہو وہ تمہاری بدنامی کا موجب ہیں سلسلے کی بدنامی کا موجب ہیں اور تمہارے منہ پر سیاہی پھیرنے والے ہیں۔ شریعت کے احکام بدل نہیں سکتے جب تک تم یہ نہیں کہتے کہ قرآن کو پرے پھینک دو۔ حدیث کو میں نہیں مانتا۔ اور جب تک تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دیتے تمہیں وہ حکم ماننا پڑے گا جو انہوں نے دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک قاضی کسی معاملہ کی تحقیقات کر کے اسے صحیح قرار نہیں دیدیتا وہ جھوٹ ہے۔ اور جو شخص ایسی بات کرتا ہے جس کی قاضی نے تحقیقات نہیں کی وہ جھوٹا ہے۔

شریعت سچی ہے

قرآن سچا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ ہے۔ تم پچھلے ہفتہ کی بات یاد کرو کہ شاید تمہارے پاس کسی شخص نے اس قسم کی بات کی ہو لیکن تم نے اسے منع نہ کیا ہو اور یہ نہ کہا ہو کہ یہ جرم ہے۔ اگر ایسا ہوا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا اور اس سے توبہ کرو۔ اگر آئندہ تمہارے پاس کوئی شخص اس قسم کی بات کرتا ہے۔ تو تم کہو یہ جھوٹ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ قرآن اور حدیث اسے جھوٹ کہتے ہیں۔ میں یہ بات نہیں مانتا۔ تو دیکھو۔ فوراً حالات درست ہو جائیں گے۔ لوگوں کی عقل ٹھیک ہو جائے گی۔ صحیح طریق یہی ہے کہ جو بات کہو پہلے اس کی تحقیقات کر لو اور دیکھو کہ آیا اس کی قاضی نے تصدیق کی ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ الزام لگانے والے ۹۰ فیصدی جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض مومن بھی بیوقوف ہوتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔

چند دن ہوئے

ایک شخص کا خط آیا کہ فلاں بات اس طرح ہوئی ہے میں نے کہا اچھا تم گواہ مہیا کرو۔ اس نے جواب دیا۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ میں نے یونہی آپ کی اطلاع کے لئے یہ بات لکھ دی تھی میں نے کہا تم الزام تو لگا چکے ہو اس کا ثبوت دو۔ شکایت واپس لینے کا تو اب سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ عموماً یہی ہوتا ہے۔ کہ جب میں گواہی طلب کرتا ہوں تو لکھنے والا کہتا ہے۔ میں اپنی شکایت واپس لیتا ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں واپس لینے کا سوال نہیں اب تمہیں اس کا ثبوت دینا پڑے گا۔ تم بھی یہ طریق اختیار کر کے دیکھ لو۔ کوئی شخص الزام لگائے تو اسے پکڑ لو۔ اور اسے میرے دفتر یا امور عامہ میں لے جاؤ۔ جب بھی تم ایسا کرو گے وہ فوراً اپنا ہاتھ چھڑائے گا اور کہے گا۔ میں نے تو یہ بات نہیں دوست سمجھ کر کی تھی۔ مگر اس فقرہ کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ میں نے تمہیں بے ایمان سمجھ کر یہ بات کی تھی۔ لیکن تم تو ایماندار نکل آئے ہمارے ایک ماموں تھے۔ جن کا نام علی شیر تھا

وہ ہماری ایک والدہ کے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طلاق دے دی تھی بھائی تھے۔ (گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو طلاق دیدی تھی۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بہت شریف خاتون تھیں اور ہمیشہ ہم بچوں سے نہایت محبت سے پیش آیا کرتی تھیں) مرزا علی شیر اصل میں ہوشیارپور کے تھے۔

لیکن بعد میں وہ قادیان آ گئے تھے وہ مرید بھی بناتے تھے اور میر صاحب مرحوم رض کی طرح انہیں باغبانی کا شوق تھا۔ اب جہاں

نور الضعفاء

بنے ہوئے تھے وہاں انہوں نے ایک باغیچی بنائی ہوئی تھی اور اکثر وقت وہ اس کی باغبانی میں گذارتے تھے۔ بہت سے دوست جو قادیان آتے وہ اس خیال سے کہ حضرت مسیح موعود کا آبائی باغ بھی دیکھ آئیں باغ دیکھنے کے لئے جاتے۔ راستہ میں باغیچی آتی۔ مرزا علی شیر صاحب ان لوگوں کو دیکھ کر اپنے پاس بلا لیتے اور کہتے۔ میاں میں تو مرزا صاحب کا بھائی ہوں اور آپ لوگ مجھ سے زیادہ ان سے واقف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے محض پاکھنڈ بنایا ہوا ہے اور روزی کا ایک ذریعہ ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ تم یونہی اپنے آپ کو خراب کر کے یہاں آ گئے ہو۔ بالعموم لوگ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ لیکن بعض اوقات کوئی نہ کوئی آدمی ان کے قابو بھی آ جاتا تھا۔ ایک دفعہ گجرات کے ایک گاؤں چک سکندر سے چار یا پانچ آدمی اکٹھے مل کر قادیان آئے۔ ان میں سے ایک شخص اب بھی زندہ ہے اور وہ مجھے اکثر کہا کرتا ہے کہ یہ واقعہ میرا ہے وہ بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک ذرا آگے آگے چل رہا تھا۔ اور باقی سب کچھ دور پیچھے تھے۔ جو شخص آگے آگے جا رہا تھا اُسے علی شیر صاحب نے بلایا اور کہا۔ میاں بات سنو۔ کیا تم مرزا صاحب کی خاطر یہاں آئے ہو۔ اس نے کہا ہاں ہم

مرزا صاحب کی خاطر

یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میں ان کا بھائی ہوں۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ان سے مصافحہ کیا اور کہا سبحان اللہ۔ ہمارے لئے آپ بھی قابل عزت ہیں۔ انہوں نے کہا میاں تم باہر سے آئے ہو اور ہمارا حق ہے کہ ہم جو حقیقت ہو وہ تم پر واضح کر دیں۔ سو یہ محض فریب ہے۔ اور ایک دوکان ہے۔ اگر یہ سچے ہوتے تو ہم کیوں نہ مان لیتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کفار صحابہ رض سے کہا کرتے تھے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہوتے تو ہم جو قریبی رشتہ دار تھے انہیں کیوں نہ مان لیتے۔ یہی طریق علی شیر صاحب کا تھا۔ وہ شخص زندہ دل تھا۔ اس نے ان کا ہاتھ ذرا مضبوط پکڑ لیا اور ساتھ ساتھ

سبحان اللہ سبحان اللہ

کہتا جاتا تھا۔ جب اس کے ساتھی قریب آ گئے تو اس نے انہیں آواز دی اور کہا جلدی آؤ۔

جلدی آؤ۔ ہم قرآن میں پڑھا کرتے تھے کہ دنیا میں شیطان بھی ہے لیکن ابھی تک شیطان ہم نے دیکھا نہیں تھا۔ مدت سے شوق تھا کہ شیطان نظر آئے۔ اب اتفاقاً وہ مل گیا ہے۔ یہ ہے شیطان۔ علی شیر صاحب ہاتھ پیچھے کھینچتے تھے لیکن وہ کہتا تھا میں نہیں اپنے ساتھیوں کو بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔

پس جب بھی کوئی شخص تمہارے پاس آکر اس قسم کی کوئی بات کرے۔ تم اسے پکڑ لو۔ اور اسے کہو اس کا ثبوت دو۔ ورنہ چلو امور عامہ میں تو دیکھ لینا جس طرح علی شیر صاحب چک سکندر کے اس دوست سے اپنا ہاتھ چھڑا کر پیچھے بھاگنا چاہتے تھے وہ بھی پیچھا چھڑا کر بھاگیں گے اور کہیں گے۔ ہم نے تو تمہیں دوست سمجھ کر یہ بات کہہ دی تھی اور سمجھا تھا کہ تم بلا تحقیقات یہ بات مان لو گے لیکن تم تحقیقات کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ یہ ایک چھوٹا سا گر ہے جس کو بچے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے لئے زیادہ تعلیم کی ضرورت نہیں۔ اور جب اسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے تو اس پر ہر ایک عمل بھی کر سکتا ہے۔ جب بھی تم کسی دوسرے پر

الزام لگاتے سنو

تم اسے پکڑ لو اور اسے امور عامہ میں لے جاؤ یہ ایک خلق ہے۔ اگر تم اسے اپنے اندر پیدا کر لو تو سارے کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ پارٹی بازی کے نتیجہ میں دفاتر کے کام بھی خراب ہو رہے ہیں۔ چونکہ ایسے آدمی ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں وہ نقص دیکھ کر بھی چپ کر کے بیٹھے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ حالانکہ کام کا ستیاناس ہو جاتا ہے ؟

درخواست دُعا

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ سابق مبلغ امریکہ جب سے امریکہ سے آئے ہیں بیمار چلے آتے ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو جاتا ہے مگر مختلف عوارض بار بار حملہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں بھی آپ کی حالت تشویشناک ہو گئی تھی گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ مگر پوری صحت نہیں ہوئی۔

اب آپ معہ اہل و عیال مستقل سکونت کے لئے ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے ربوہ میں سکونت ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین (خورشید احمد)

پیغامِ زندگی

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد دکن)

آج دنیا ایک نازک دور میں سے گذر رہی ہے۔ ہر طرف ہلاکت و بربادی منہ کھولے کھڑی ہے۔ مسلمان دن بدن تنزل و ادبار کی طرف جا رہے ہیں اور مایوسی و ناامیدی کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج ان کی حالت قابلِ رحم ہے وہ جس ملک میں بھی پائے جاتے ہیں اپنی ہمسایہ اقوام سے پیچھے ہیں۔ جن ممالک میں اسلامی حکومت قائم بھی ہے ان کا مقابلہ اگر غیر اسلامی ممالک سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان اقوام کے مقابلہ میں تجارتی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ ان حالات میں مسلمانوں کے اندر یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کے پیرو ہونے کے باوجود نہ صرف دوسری اقوام سے آگے نہیں بڑھ سکتے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے کے بھی قابل نہیں۔ اس احساس کی وجہ سے وہ اپنے مستقبل سے مایوس اور اسلام کی اس انقلابی طاقت سے ناامید ہو چکے ہیں جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں عرب جیسی جاہل اور غیر متمدن قوم کو عارف باللہ اور حکمران بنا دیا اور نہ صرف عرب بلکہ دیگر ممالک میں بھی آہستہ آہستہ اسلام پھیل گیا۔

اگر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لے کر اس تنزل و ادبار کے اسباب معلوم کئے جائیں تو صاف نظر آتا ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ایک طرف شریعت اسلامیہ کو بھلا دیا اور اس کی تعلیم پر عمل کرنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے تو دوسری طرف ان کے اندر افتراق و انشقاق پیدا ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے اتحادِ عمل باقی نہیں رہا۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کی اصلاح کے لئے انسانی تدابیر بے کار نظر آ رہی ہیں اور بڑی شدت سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مصلح اور مامور ظاہر ہو جو مسلمانوں کو پھر ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرے۔ اور شریعت اسلامیہ کو دوبارہ زندہ اور جاری کرے اور ایک روحانی، اخلاقی، اقتصادی اور معاشرتی انقلاب پیدا کر کے پھر ان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈال دے۔

اس مایوسی کے عالم میں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ نوید جانفزا سناتا ہوں کہ ایسا مامور ربانی جس کی ضرورت اور انتظار تھی۔ وہ خدا کے فضل و کرم سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اسلام کے احیاء اور شریعت اسلامیہ کے دوبارہ اجراء کے لئے اللہ تعالیٰ نے پنجاب کی بستی قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ اپنی آمد کی اطلاع ان شیریں الفاظ میں دیتے ہیں:۔

(۱) "میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
(۲) صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
(۳) تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار
(۴) آؤ اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار"

پھر آپ اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے ان لوگوں کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں۔ ...... مجھے اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں" (الحکم ۹ اگست ۱۹۰۰ء)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا" (الوصیت)

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے" (لیکچر سیالکوٹ)

مندرجہ بالا ارشادات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب پر فائز فرمایا ہے کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ آپ سچی توحید کو دنیا میں قائم کریں اور مخلوق کو جو اپنے خالق سے برگشتہ ہو رہی ہے پھر اس کے آستانہ پر جھکائیں اور مسلمانوں کو دوبارہ حقیقی مسلمان بنا کر ترقی کی شاہراہ پر ڈال دیں۔ اور مسلمانوں کو یقین دلائیں کہ مذہب اسلام میں اب بھی وہ طاقت موجود ہے۔ جو پہلے تھی وہ اب بھی مردہ کو زندہ کر سکتا ہے جاہل کو عالم۔ وحشی کو متمدن اور دنیادار کو باخدا بنا سکتا ہے۔ اب بھی اسلام میں ایسی طاقت ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو حیرت انگیز ترقی دے کر دوسروں کا رہنما بنا دے۔ چنانچہ ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے آپ کی قائم کردہ زندہ۔ فعال اور ترقی یافتہ جماعت موجود ہے۔ جس کی شاخیں ہر ملک و علاقہ میں پھیل چکی ہیں۔ بے شک جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر اسلام کی خدمت و اشاعت کا جو جذبہ اور ولولہ ان کے اندر موجود ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی جو یہ جماعت کر رہی ہے اس کی نظیر کسی اور اسلامی جماعت میں نظر نہیں آتی۔ ہر احمدی اپنے روشن مستقبل کے لئے پُر امید و پُر یقین ہے۔ اور اس کا یقین و ایمان اسے ہر لحظ ترقی کی طرف لئے جا رہا ہے۔

بھائیو! احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ حقیقی اسلام کا ہی نام ہے۔ احمدیت ایک پیغامِ حیات ہے۔ ایک زندگی کی تحریک ہے جو ناامیدی کو امید میں تبدیل کر کے روشن مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ دلوں میں نیک تبدیلی پیدا کر کے اسلام کی خدمت کا ولولہ شوق اور جذبہ پیدا کرتی ہے۔

پس مبارک ہے وہ شخص جو مامور ربانی کو شناخت کرے۔ اور اپنے آپ کو احمدیت سے وابستہ کر کے خدا کی رضا اور دائمی زندگی حاصل کرے۔

المشتہر معین الدین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (حیدرآباد دکن)

خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ میں شادی کی تقریب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میرے لڑکے عزیز مرزا مجید احمد سلمہٗ اور عزیزہ قدسیہ بیگم بنت ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ اب یکم اپریل ۱۹۵۱ء کو بروز اتوار رخصتانہ کی تقریب قرار پائی ہے۔ میں جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس شادی کے بابرکت ہونے کے متعلق دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ میں سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

عزیز مرزا مجید احمد ایم اے میرا سب سے چھوٹا لڑکا ہے اور عزیزہ قدسیہ بیگم سلمہا ہماری چھوٹی ہمشیرہ اور اخویم میاں عبداللہ خان صاحب کی لڑکی اور نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شادی خانہ آبادی کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۔ ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء

اعلان معافی

شیخ عبد الرشید صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں کو اخراج از جماعت کی سزا خلاف از احکام سلسلہ اپنی لڑکی کی شادی کرنے کی بناء پر دی گئی تھی اور اسی سلسلہ میں شیخ عبد الغنی صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں کو ان کے عہدۂ صدارت سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ اب حضور نے از راہ شفقت شیخ عبد الرشید صاحب کو بدیں شرط معاف فرما دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ اپنی لڑکی اور داماد سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ اور شیخ عبد الغنی صاحب کو ان کے عہدۂ صدارت پر بحال فرما دیا ہے۔ لہذا احباب مطلع رہیں۔ (قائمقام ناظر امور عامہ)

۲- قاضی خلیل احمد صاحب بی وی کشاپ نیلہ گنبد ساکن لاہور کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(قائمقام ناظر امور عامہ)

تقرر نائب امیر جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صوبیدار برکت علی صاحب پنشنر منظور میڈیکل ہال فورٹ عباس کا تقرر بطور نائب امیر حلقہ تحصیلات فجن آباد بہاول نگر اور فورٹ عباس ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان اخراج از جماعت و مقاطعہ

چوہدری نبی احمد صاحب واقف زندگی کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے تا تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (قائمقام ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

عزیزی چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل سنت نگر ان دنوں ویٹرنری کالج میں امتحان دے رہے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں امتحان میں کامیاب فرمائے۔ (اللھم آمین)

(غلام محمد ثالث)

اعلان برائے توجہ موصی صاحبان

تمام موصی صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت صرف اپنا نام ہی نہ لکھا کریں۔ بلکہ نمبر وصیت معہ سکونت کے تحریر فرمایا کریں۔ اگر نمبر وصیت معلوم نہ ہو تو دفتر سے نام ولدیت معہ سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نمبر وصیت و سکونت نہ ہونے کی وجہ سے چٹھی کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

تصحیح

الفضل ۲ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء میں مسماۃ رحمت بیگم زوجہ سید یار محمد صاحب شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا نمبر وصیت بجائے ۱۱۸۱۰ کے ۱۱۸۰۰ غلط شائع ہوا ہے صحیح ۱۱۸۱۰ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قاعدہ یسّرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز یسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے مگر افسوس ہے۔ کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا۔ تو اس کا ہم اعلان کریں گے صحیح درست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ہدیہ۔ قاعدہ ۴ آنہ قاعدہ مکمل ۱۰ آنہ فی پارہ ۴ آنہ قرآن مجید مجلد سات روپیہ قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸ روپے زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر اپنے ریٹ مقرر کرا لیں

نوٹ:- مطبوعات قاعدہ یسرنا القرآن انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

منیجر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار پیشگی ۳۰ روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرماویں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (مینیجر)

ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت کا انعقاد

پاکستان کے علاوہ جرمنی، امریکہ، سوڈان، حبشہ، انڈونیشیا، چین اور مشرقی افریقہ کے متعدد نمائندوں کی شرکت

(اسٹاف رپورٹر سے)

ربوہ ۲۴ مارچ - جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت ربوہ کی مقدس سرزمین میں کل بعد نماز جمعہ پونے چار بجے سہ پہر کے قریب شروع ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ امسال سہ روزہ مجلس مشاورت جو جامعۃ المبشرین کے صحن میں شامیانے کے نیچے منعقد ہو رہی ہے ۱۰۳ نمائندے شرکت کر رہے ہیں جن میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید کے علاوہ قریباً ۱۵۵ جماعتوں کے نمائندے شامل ہیں۔ بیرونی ممالک میں سے اس مرتبہ جرمنی، امریکہ، سوڈان، حبشہ، انڈونیشیا، چین اور مشرقی افریقہ کے نمائندوں کو اس بابرکت مجلس میں شریک ہو کر اسلام و احمدیت کی آئندہ ترقی کے بارے میں اپنے خیالات پیش کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش ارشادات کے سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ مسٹر عبدالشکور کنزے صاحب (جرمنی) رشید احمد صاحب (امریکہ) ابراہیم عباس صاحب (سوڈان) رضوان عبداللہ صاحب (حبشہ)، صالح شبیبی صاحب (انڈونیشیا)، عثمان صاحب (چین) اور عبدالکریم صاحب بٹ و مرزا فضل کریم صاحب (دارالسلام مشرقی افریقہ) اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے شرکت فرما رہے ہیں۔ نیز مشرقی پاکستان سے وہاں کے پراونشل امیر مولوی محمد صاحب بی اے اور نائب امیر مولوی عبدالحفیظ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مشاورت ۲۵ مارچ تک جاری رہے گی جس میں متعدد اہم امور کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ پر بھی غور کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دردِ نقرس کے شدید دورے کے باوجود نماز جمعہ کے بعد مشاورت کے پنڈال میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم جناب ماسٹر نذیر اللہ صاحب نے کی حضور نے بیٹھ کر ہی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کارروائی شروع کرنے سے قبل احباب مل کر دعا کر لیں۔ خدا تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے تاکہ ہم مشورہ طلب امور کے بارے میں ایسے فیصلے کر سکیں کہ جو اسلام کی سربلندی کا باعث ہونے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہوں۔ خدا تعالیٰ ہم کو اور ان لوگوں کو جن کے ہم نمائندے ہیں ان سب فیصلوں پر کما حقہٗ عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ایسے سامان پیدا کر دے کہ ہم ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنا کر صحیح معنوں میں سلسلے کی خدمت بجا لا سکیں —— ان الفاظ کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین بھی شریک ہوئے۔

بعدہٗ حضور نے مشاورت کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت ایجنڈے کے مطابق جماعت کے سامنے دو محکموں کی تجاویز پیش ہیں۔ ان میں سے ایک نظارت بیت المال ہے اور دوسری نظارت بہشتی مقبرہ۔ ان تجاویز کے علاوہ انتخاب نمائندگان کے متعلق بھی ایک تجویز ہے جو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ہے۔ اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ صدر انجمن، تحریک جدید اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ اس وقت تک محکموں کی نمائندگی اور صحابہ کرام کی نمائندگی کے سلسلے میں کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ہے جس کی وجہ سے محکموں کے نمائندوں کی تعداد غیر ضروری طور پر بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی طرح صحابہ کی نمائندگی کا کوئی خاطر خواہ انتظام موجود نہیں ہے۔ اس ضمن میں حضور نے انگلستان اور امریکہ کے آئین پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈال کر واضح کیا کہ وہاں ایگزیکٹو کی نمائندگی کی نوعیت کیا ہے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ نظارت بیت المال کی تجاویز پر غور و خوض کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی جائے گی وہ صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹوں کے علاوہ اس تجویز پر بھی غور کرے گی۔ اس کے بعد حضور نے سب کمیٹی بیت المال کے لئے نام پیش کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ ناظر صاحب بیت المال اور محاسب صاحب کے علاوہ جب سرحد، بلوچستان، سندھ، کراچی، پنجاب، ریاست بہاولپور، مشرقی پاکستان، صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۱۲ نام پیش ہو چکے تو حضور نے چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو سب کمیٹی کا صدر اور ناظر صاحب بیت المال کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اسی طرح سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کے لئے پندرہ اراکین کے نام پیش ہو چکنے کے بعد خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سیشن جج کمیٹی کے صدر اور جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ بعدہٗ حضور نے بعض امور پر روشنی ڈالی۔ اور اجلاس دوسرے دن ۱۰ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔

ہندوستان میں متعین چیکوسلواکی سفیر برطانیہ پہنچ گیا

لنڈن ۲۴ مارچ۔ کل ڈاکٹر کراؤچول انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ لیکن یہاں مقیم چیک پناہ گزیں اور جلا وطن افراد نے مشکوک طور پر ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

گذشتہ ہفتہ چیکوسلواکی سوشل ڈیماکریٹک پارٹی نے جو لنڈن میں جلاوطنی میں ہے ڈاکٹر کراؤچول کے خلاف تادیبی کارروائی کے امکان پر غور کیا جو چیکوسلواکیہ میں اشتراکی انقلاب کے وقت تک اس جماعت کے رکن تھے فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ انہوں نے ۱۹۴۸ء میں اشتراکی جماعت میں شرکت کی تھی اس لئے کارروائی کرنا ان کیلئے ممکن نہ تھا۔

جلا وطن جماعت "چیکوسلواکیک کمیٹی" نے باضابطہ طور پر برطانوی حکومت سے احتجاج کیا کہ ڈاکٹر کراؤچول کو پناہ نہیں دینی چاہئیے۔ اس لئے کہ انہیں پناہ گزیں یا اشتراکیت کا دشمن کہنا صحیح نہیں ہے۔

اس دوران میں تین دوسرے چیک افسر جن میں لنڈن کے ڈاکٹر ہاسکیر کی بھی شامل ہیں جو اسی حکم کے ماتحت چند ہفتے پہلے گئے ہوئے تھے۔ جسے ماننے سے ڈاکٹر کراؤچول نے انکار کر دیا تھا۔ اب تک اپنے عہدوں پر واپس نہیں آئے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ وہ جماعتی صفائی کا شکار ہو گئے (اسٹار)

اتحادی فوجوں نے اشتراکی صف میں شگاف ڈال دیا

ٹوکیو ۲۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کی فوجوں کے تازہ ترین اقدام کی وجہ سے ۳۸ ویں خط متوازی سے نو میل جنوب کی طرف اشتراکیوں کی مضبوط صفوں میں بڑا شگاف پڑ گیا ہے۔ اس علاقہ میں اندازہ کے مطابق اس وقت ۱۵۰۰۰ اشتراکی فوجیں ہیں اور ان کی حالت بہت مشکوک معلوم ہوتی ہے توقع یہ تھی کہ دشمن زبردست مقابلہ کرے گا۔ مگر اس نے بالکل مزاحمت نہ کی۔ غالباً آئندہ چند دنوں کی جنگ اس کا فیصلہ کر دے گی کہ یہ لڑائی کب تک جاری رہے گی اور اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اگر اشتراکی پسپائی اب ختم ہو رہی ہے تو خط متوازی کے علاقہ پر کچھ عرصہ کے لئے جمود طاری ہو جائیگا۔ (اسٹار)

قیام امن کیلئے انفرادی مفادات ترک کر دیجئے

نیو یارک ۲۴ مارچ۔ واشنگٹن میں لبنانی وزیر مختار ڈاکٹر چارلس ملک نے جو اقوام متحدہ کے مندوب بھی ہیں فلاڈلفیا میں ایک بین الاقوامی احتجاج کے دوران اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک امریکہ اور یورپ اپنے انفرادی مفاد سے بالاتر ہو کر عالمگیر امن کے قیام کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی کوششوں کو تقویت نہیں پہنچائیں گے اس وقت امن عالم جو ایک سخت آزمائش کے دور سے گذر رہا ہے حقیقی طور پر محفوظ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر ملک نے کہا کہ ان کی رائے میں امریکہ کو یہ بہت عمدہ موقعہ ہاتھ آیا ہے کہ وہ اس یورپی جذبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو دوبارہ تقویت پہنچائے۔ جس نے خود امریکہ کو قائم کیا تھا اور دوقیانوس کی قوموں کو زیادہ مضبوط جانے۔ آپ نے کہا کہ امریکہ کو یورپ اور مشرق قریب ہی کے ساتھ اپنی قسمت کو وابستہ کرنا ہوگا اگر اس نے قدیم اقتدار کو قائم رکھنا ہے اور تخریبی عناصر کو اقتدار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ اس احتجاج میں متعدد ممتاز شخصیتوں نے حصہ لیا (اسٹار)